سوال

(57) کراماً کاتبین اعمال پر ہی مطلع ہوجاتے ہیں یا عملی صورت میں ظہور کے بعد؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کراماً کاتبین اعمال پر ہی مطلع ہوجاتے ہیں یا عملی صورت میں ظہور کے بعد؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کتاب وسنت سے یہ بات بداہتہً معلوم ہوتی ہے۔ کہ دلوں کے بھیدوں سے صرف اللہ عزوجل ہی واقف ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ وہ فرشتے ہوں یا انس وجن وغیرہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَسِرّوا قَولَكُم أَوِ اجهَروا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَليمٌ بِذاتِ الصُّدورِ ﴿١٣﴾ أَلا يَعلَمُ مَن خَلَقَ وَهُوَ اللَّطيفُ الخَبيرُ ﴿١٤﴾ ... سورة الملك

''اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔''

اور صورت مرقومہ میں فرشتوں کی طرف جس علم کی نسبت کی گئی۔ یہ وہ علم ہے جو تجدد اور استمرار کی شکل میں معرض وجود میں آتا ہے۔ آیت کریمہ میں مضارع کے صیغوں کا استعمال بھی اس بات کی واضح دلیل ہے۔ اس لئے کہ صیغہ مضارع میں حال اور مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا:

إِذ يَتَلَقَّى المُتَلَقِّيانِ عَنِ اليَمينِ وَعَنِ الشِّمالِ قَعيدٌ ﴿١٧﴾ ما يَلفِظُ مِن قَولٍ إِلّا لَدَيهِ رَقيبٌ عَتيدٌ ﴿١٨﴾ ... سورة ق

''جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں اور بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔''

لیکن اس پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ صحیح بخاری میں حدیث ہے: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

''جب میرا بندہ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے۔ حکم ہوتا ہے کہ فرشتو! اسے تحریر میں مت لانا حتیٰ کہ عمل کر گزرے۔ اگر یہ عمل کرلیتا تو صرف ایک بُرائی لکھو۔ اور اگر اس نے میری رضا کی خاطر بُرائی کو ترک کردیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔'' (صحیح بخاری۔ کتاب التوحید)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے باطنی قلبی اُمور پر مطلع ہوجاتے ہیں۔

اس اشکال کا جواب یوں ہے کہ یہاں فرشتوں کا قلبی امر پر مطلع ہونا اللہ کی طرف سے آگاہی پانے کی وجہ سے ہے۔چنانچہ ابن ابی الدنیا نے ابو عمران الجونی سے بیان کیا ہے کہ '' بارگاہ الٰہی سے آواز آتی ہے : فلاں کےلئے اتنا اتنا ثواب لکھ دو۔فرشتہ عرض کرتا ہے :اے پروردیگار اس نے تو یہ عمل کیا بھی نہیں ۔اللہ فرماتا ہے : اس نے نیت توکرلی ہے۔''اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ بُرائی کی بدبو اور نیکی کی خوشبو کی وجہ سے فرشتوں کو معلوم ہوجاتا ہے یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتے میں علم کا ادراک پیدا کردیتا ہے جس سے اس کو محسوس ہوجاتا ہے۔

بہر صورت وجہ کوئی بھی ہو یہ بات مسلمہ ہے کہ دلوں کے راز صرف اللہ کے ہاں محفوظ ہیں۔اور وہی واقف ہے۔اس کے سوا یہاں تک کسی کی رسائی نہیں۔ (إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) (تفصیل کےلئے ملاحظہ ہو: فتح الباری :11/325)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص234

محدث فتویٰ